

کامیابی و خوش حالی کے لئے ایک نئی شراکت

متن: ایریکائی نسلن تصاویر: سماں جان



”ہمیں یہ بات یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ ہمارے دارالحکومتوں، واشنگٹن اور دہلی کے درمیان شراکت ویسی ہی ترقی یافتہ اور ثمر بار ہو گی جس طرح کے روابط پبلے سے ہی میں ہٹن اور مبٹی کے درمیان یا بوسٹن اور بنگلور کے درمیان موجود ہیں۔“

جنوری کے مینے میں امریکی صدر بارک اوباما نے جب عہدہ سنجاقاً تو ان کی انتظامیہ کے لیے جو ایجنسی انتظامیہ میں تھا وہ کافی حوصلہ تھا۔ بہت سے لوگوں کو یہ تجسس بھی تھا کہ کیسے اور کب وہ ان قریبی تعلقات کو مزید استحکام دینے کے قابل ہو سکیں گے جو ۲۰۰۸ء میں امریکہ اور ہندوستان کے درمیان پر امن مقاصد کے لئے تیکلہ تعاون کے معاملے کی کامیابی میں بدقسم ہوئے تھے۔

جون ۱۹۷۶ء کو چیس اور قیاس آرائی اس وقت ختم ہو گئی جب امریکہ ہند تجارتی کو نسل (یوالس آئی بی) کی واٹکنن ڈی سی میں ہونے والی ۳۲ سالانہ اتحادیں چوتھی کافنیز میں وزیر خارجہ بیرونی کافنن نے یہ یقین دہانی کرائی کہ ”ہندوستان دنیا میں ہمارے ان پندرہ شراکت داروں میں ہو گا جو اکیسوں صدی کی صورت گری میں ہماری مدد کریں گے۔“ امریکی انتظامیہ کے افسران کے ایک

حالیہ اور آئندھی دنوں میں امریکہ ہند تجارتی مشن

ہندوستانی وفد برائے امریکہ

کوسموپولیٹن نارتھ امریکہ: ۲۰۰۹ جولائی ۱۹-۲۱

لاس ویگاس، نیواڈا

پرنسپل: ۲۰۰۹ ستمبر ۱۱-۱۲

شکاگو، ایلینوائے

امریکی مشن برائے ہندوستان

یو ایس ایرو اسپیس سپلائر ڈیلپلمنٹ مشن

نئی دہلی: نومبر ۱۰-۱۱

بنگلور: نومبر ۱۰-۱۲

حیدر آباد: نومبر ۱۲-۱۳

انرجی ایفیسیسی مشن

نئی دہلی: نومبر ۱۴-۱۵

چنئی: نومبر ۱۸-۱۹

سبھی: نومبر ۲۰

دوسرा سولر انرجی مشن: فروری ۱۵-۱۶

نئی دہلی، سبھی اور چنئی

میٹیکل ٹریڈ مشن: مارچ ۲۰۱۰ ۸-۱۲

نئی دہلی، چنئی اور سبھی

رینویبل انرجی ٹریڈ مشن: جون ۲۰۱۰

نئی دہلی، چنئی اور سبھی

بیوٹی ایڈٹ کامسینکس ٹریڈ مشن: ۲۰۱۰ ۱۵-۲۰

نئی دہلی، بنگلور اور سبھی

مزید معلومات کے لئے

یو ایس کریشنل سروس

<http://www.buyusa.gov/india/en/tradeevents.html>

کو اکثر وہ حوصلہ شکن بھتی ہیں۔ موجودہ اقتصادی باحول نے ایسے بہت سے کاروباروں کو فروخت کے لیے پیش کر دیا ہے جو ہندوستانی سرمایہ کاروباروں کے لیے ایک بہترین موقع ہے۔ وہ بھتی ہیں کہ ”اگر کسی کے پاس سرمایہ ہے یا اسے سرمائے نکل سائی جاہل ہے تو اس کے لیے یہ ایک بہترین موقع ہے۔“ ”ہم نے نہیں بعض چھوٹی کپینوں کے ساتھ کام کیا ہے جو خود سے کمی گناہی کپینوں کو خریدنے کا عزم رکھتی ہیں۔“ ایک چھوٹی ہندوستانی جینوکس کپنی جس نے حال ہی میں میری لینڈنگ کی ایک بڑی لینڈنگ کی پیار --- لیکن پیار --- تجارتی اوارے کو خریدا ہے، کا حوالہ دیتے ہوئے وہ بیان کرتی ہیں کہ کپنی اب بازیابی کے راستے پر گامز ہے اور اس کے مالازمین ابھی بھی کام پر ہیں۔



دائیں: یو ایس آئی بی سی کے صدر
رون سومرس (بائیں سے) اسٹون
برج انٹیا کے سینٹر ٹائزکٹر اسکاتھ یہ
اوپر: اتحاد عمل کانفرنس کے
مندویں.



گروپ اور ہندوستان کے تجارت و صنعت کے وزیر آندھر پراکنڈ کلنٹن نے اعلیٰ تکنالوجی، تعلیم، سیکورٹی اور صیحت و غیرہ میدانوں میں ایک بخوبی پیش رفت کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ”آئیے ہم بلا کسی تکلف کے اسے تسلیم کر لیں کہ ایک ایسی دنیا میں جہاں شہرخیاں حصے پر کرنے والی ہو سکتی ہیں، ہندوستان کے ساتھ ہمارے تعلقات ایک بہترین اخباری کہانی ہیں۔ اور میرے خیال میں یہ مزید بہتر ہونے جا رہے ہیں۔“ محترمہ کلنٹن نے اس موقع کو تعلقات کے ایک نئے دور کا آغاز قرار دیتے ہوئے ”امریکہ۔ ہندو۔ ۳“ تعمیر کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے دونوں ملکوں کے درمیان پہلے سے موجود گہرے مذاقی و تجارتی روابط کا ذکر کیا اور دونوں حکومتوں پر مزید آگے بڑھنے کے لیے زور دیا۔ ”ہمیں یہ بات سینئی بنا نے کی ضرورت ہے کہ ہمارے دارالحکومتوں، واشنگٹن اور تی دلی کے درمیان شراکت و میکی ہی ترقی یافتہ اور شہر بارہوں گی جس طرح کے روابط پہلے سے ہی میں ہیں اور ممکنی کے درمیان یا بوسٹن اور بنگلور کے درمیان موجود ہیں۔“

تجارت کا ایک نیا ماذل

کاروباری رہنماؤں سے بھرے ہوئے خوبصورت آرائستہ بال روم میں ہر طرف اس نئے باب کی عالمیں موجود تھیں۔ متعدد رسولوں میں اکثر یہ کہانی سننے کو یہ تھی کہ امریکی کاروباری ادارے ہندوستان میں سرمایکاری کر رہے ہیں لیکن آج مصافحوں اور تجارتی کاروباروں کے تباہی کی بھیز میں کھیل کامیدان پہلے سے کہیں زیادہ متوازن تھا۔ ہندوستانی سرمایہ کا حصہ اور خدمات کے حصول کے حصوں کے لیے آگے بڑھ رہے تھے۔ جو ۹۰ ہزار ہندوستانی طلبکاری میں موجودگی کے باوجود اس بات کی علامت ہے کہ انسانی سرمایہ دوسرے رخ پر بھی ہوتا ہے۔ بکرڈ ٹلسن ایل ایل نی کی اوکیل منہجا مہتا جو چھوٹے اور متوسط درجے کے ہندوستانی کاروباری اداروں کی امریکی بازار میں داخلے میں مدد کرتی ہیں، ان سے پوچھ کر دیکھئے۔ مہتا کہتی ہیں کہ ہندوستانی کپنیاں عموماً بڑے اور بھتے جائے کاروباروں کو تلاش کرتی ہیں جن کے گاہک بازار میں پہلے سے موجود ہوں۔ ایساں لیے ہے کہ نام کی پیچان کے بغیر امریکی بازار میں داخلے



انہیں چیزیں آف کا مرس اینڈ انڈسٹری اور ارنٹ اینڈ جگ کے ذریعے حال میں جاری کی جانے والی ایک رپورٹ میں یہ پایا گیا کہ ۲۰۰۹ء کے درمیان ہندوستانی کپنیوں نے امریکہ میں ۱۳۳ خریداریاں کی ہیں جن کی مجموعی قدر پانچ ارب ڈالر سے زیادہ ہے۔ موجودہ افسروہ مالیاتی ماحول سے نفع کے لیے تھے رحمات پر اپنی تقریر کے بعد وہ کے چیزیں عظیم پریم جی نے اپنی ذیلی کپنیوں کے پر عزم ہائی فیک پر وہ جنوبوں کے لیے مزید امریکیوں کی خدمات حاصل کرنے اور انہیں تربیت دینے کے اپنے منصوبے کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم اس افرادی قوت کو زیادہ سے زیادہ مقامی بناتا چاہتے ہیں جس کے ساتھ ہم امریکہ میں کام کرتے ہیں۔“ انہوں نے براہ راست امریکی یونیورسٹیوں سے بھرتی شروع کر دی ہے اور مشی گن اور چارجیا میں ترقی مراکز کھولے ہیں۔ یہ بتاتے ہوئے کہ مذکورہ اقدامات نہ صرف یہ کان کی کپنی کو مزید مقابله جاتی بناۓ میں مدد کریں گے انہوں نے یہ اشارہ بھی دیا کہ ان کے ذریعہ بعض امریکیوں کے اس طرح کے شہباد بھی دور ہوں گے جو امریکہ میں بڑھتی ہوئی غیر ملکی کپنیوں کی موجودگی سے تکشیب دشمنی میں پڑ سکتے ہیں۔

کے اسٹریچ چارتی فروغ پر تو چرکوڑی ہے ہم مستقبل کے تعلقات میں دیکھنا چاہتے ہیں۔“ امریکہ میں ہندوستان کی سفارتی مہماں نے بھی تو انہی کے مقاصد کو ایک ترجیح بتایا۔ انہوں نے کہا کہ ”میں چاہوں گی کہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان نیوکلیاری معاملہ نیکیروں کے شعبے میں تجارتی تعاون کے لیے ملکام کامکانات میں تبدیل ہو۔“ ہندوستان میں امریکہ کے سابق سفیر ڈیوڈ سی ملفورڈ نے بھی اسی طرح کے خیالات ظاہر کیے۔ انہوں نے کہا کہ ”ہندوستان بخوبی یہ بات جانتا ہے کہ اب اسے ایک جدید، شفاف اور منصفیا تو ہی سول نیوکلیئر صفت کی تعمیر کا پیش در پیش ہے۔ اور ایسا کر کے وہ وقت گزرنے کے ساتھ ہماری ماحول کی صفائی کے ساتھ ترقی کرنے کی اپنی صلاحیت کو انہی انہی تعاون دے گا۔“

آج تک کاسفر

امریکہ ہندوستان کو ماضی میں کس قدر فروغ ملا ہے اس پر کھلے دل کے ساتھ پچھے کی طرف دیکھتے ہوئے محترمہ کلنٹن نے ہندوستان کے قیام سے لے کر رد گل کے خاتمے تک کے عرصے کو ”غیر ماقیمت سے مرمع“، قرار دیا۔ دوسرے مرحلے میں دونوں ملک، صدر میں کلنٹن کے دور میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب آئے اور جارج ڈبلیو. بیشن کے دور میں نیوکلیاری معاملے کے نتیجے میں انہی انہی عروج کو پہنچ گئے۔

ٹرکاء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ۱۹۹۰ کی دہائی سے ہونے والی تبدیلی اہمیت کی حالتی۔ انہوں

تکنالوجی کو مرکزی مقام حاصل ہے

دریں اشامبادی کوں فیلڈس لمبٹن کے جیج مین ایس آر پاڈھیاے ہندوستان میں کان کنی کے شہبے کے لیے امریکی ماہرین کو طازہ مت پر رکھنا اور امریکی ایکٹانا لوہی کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ امریکہ ہند تجارتی کوں کے موقع پر امریکہ آئے ہوئے تھے اور پورے بخت میشتنگیں کرتے رہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ”ہمارے پاس وسائل ہیں لیکن امریکے جیسی مہارت نہیں ہے۔“ میں یہاں اپنے دوستوں سے بات چیت کرنے آیا ہوں تاکہ اس شہبے کو قوت گز کر دے سکوں۔“ ہندوستانی کان کن پسلے سے زیادہ گہرائی تک کھداہی کرنا چاہتے ہیں اور صاف کوںکٹانا لوہی کے بھی خواہاں ہیں۔ ان دونوں ہی شعبوں میں امریکہ کو سبقت حاصل ہے۔

تاجروں اور سرکاری حکام دونوں کا اہم مقصد صاف تو انہی میں تعاون تھا۔ امریکی وزیر تجارت گیری لاؤک نے ماحولیاتی تبدیلی پر ہندوستان کے قوی ایکٹشن پلان کی تعریف کی اور ششی تو انہی کی ۱۱۳ امریکی کپنیوں کے مارچ میں منعقدہ تجارتی مشن کے بارے میں لٹکتوکی۔ انہوں نے کہا ”صدر اوبا کی انتظامیے کے تحت یہ ہندوستان کے لیے پہلا امریکی سرکاری تجارتی مشن تھا۔ اور اس نے تھیک اسی طرح

نے اس کا کریمہت ہندوستان کے اقتصادی لبرائزیشن، ترقی پر چر جہوریت، عالمی تجارت اور ایک سب سے زیادہ اہم سے امریکہ ہند تجارتی کو نسل (یو ایس آئی بی بی) کو دیا۔ سفیر میرا شنکر نے ایک اٹرو یو میں کہا کہ ”مجھے کہنا چاہیے کہ امریکہ ہند تجارتی کو نسل کے صدر رون سو مر سے اپنے کام کو ایک جذبہ عطا کیا ہے۔ یہ تو کری سے زیادہ ہے۔ یہ ایک مشن ہے۔ کیونکہ اپنی سے گزرنے کے باوجود سو مر سے کافرنس کے ہر اجلاس میں شرکت کی۔ وہ پہلے سے ہی مستقبل کے لیے منصوبہ بندی کر ہے ہیں۔ دوسرا سالاں کافرنس کو صاف پانی اور تو انٹائی پر مركوز ”گرین ائٹیا“ قرار دیا، یہ کافرنس نئی دلی میں اکتوبر میں منعقد ہو گی۔ سخت حالات کے باوجود پتھر کو کسی ای اور یو ایس آئی بی بی کی چیر میں اندر کے بنوئی نے اکثر حاضرین کے جذبات کو ان الفاظ میں سمیٹ دیا۔ ”میں سمجھتی ہوں کہ موجودہ اقتصادی بحران سے جلد از جملہ اور زیادہ وقت کے ساتھ نکلنے کی کنجی دنیا بھر کے تعلقات کی مضبوطی ہے۔ توئی نے کہا کہ ”جس بارے میں میں گفتگو کر رہی ہوں اس کے لیے یہ تعلق ایک اہم مثال ہے۔“


ایریکانی ملین، واشنگٹن میں مقیم قیکار ہیں۔ وہ اور ان کے ہندوستانی فوٹوگرافر شو ہر سا ٹھین جان نئی دلی میں شادی کی تھی۔



امریکہ میں ہند کی سفیر میرا شنکر (اوپر دائیں) اور ہندوستان کے وزیر تجارت و صنعت انند شرما (اوپر) واشنگٹن میں یو ایس ائی بی سی اتحاد عمل کانفرنس میں۔

وکاس سروپ ایک ہندوستانی سفارت کار نے فلمی طلسم قلم بند کیا

ہندوستان کے درجے کے بولندی عطا کی ہے۔ لیکن زیادہ تر لوگ یہ بات نہیں پرمراج اور حوصلہ افزایی ایلات بیان پیش ہیں۔

لکھیں گے وہ شائع کیوں ہو گا؟

سلم ڈاگ ملینٹر کے بارے میں:

سلم ڈاگ اقتصادی غیر لئی کے ایک مشکل دور میں سامنے آئی اور ناول کے لیے مستقبل کے منصوبے کے بارے میں:
ہمارے زمانے کے نئے فکر و احساس کے رہنمائی کی تربیت میں اس کے لیے گزارے۔ اتنیں اگر کسی بھی درجے میں میں نے سوچا ہوتا کہ یہ فلم بننے کی تو یہ بالی اس کا اڑا ایک مرکزی پیغام ”امید زندگی کو اچھا اور خوش گوار بناتی ہے“، وہ فلم ہوتی۔ اس فلم کا رام محمد تھامس اس اپنی دھاراوی میں رہ رہا ہے، میں کام کر رکھے ہیں۔ سفیر میرا شنکر نے ایک اٹرو یو کے دوران مذاقا کہا کہ مقابلہ فلم کے خاص مقابلہ بیان میں کے پیغام ”موت زندگی کو البتہ سوئر لیٹنڈ اور سنگا پور کے کچھ خواب جیسے واقعات ہوتے ہوئے۔ اور رام الپائن کے گاؤں میں گانگا رہا ہوتا۔
اداں بناتی ہے۔“ سے کریں۔

ایپنے تخلیقی عمل کے فلم کے مظرا نامے کے لیے انتخاب کرے بارے میں:

میں نے Q&A لندن میں پہنچ کے دوران لکھی۔ میں نے جب کوئی یہ وعده کرتا ہے کہ آپ کے ناول کے دوح کے تین اسے صرف دو ہمینوں میں کھا، خاص طور پر اس لیے کہ میرے یو ہی اپنا اور دو ہوں یعنی مجھ سے پہلے ہی ہندوستان جا چکے تھے۔ اس وفادار رہے گا، تو آپ کو یہ بات تجویز معلوم ہوئی چاہیے کہ اس کا لیے کبھی کبھی ایک کامیاب انسان کی پشت پر ظاہری طور پر یا گزار جائے گا۔

فلم کی آسکر کامیابی کرے بارے میں:

سلم ڈاگ ملینٹر کی کامیابی ہندوستانی فلم سازوں کے لیے مہمیز کا کام بھی کر رہی ہے۔ اگر ممکن ہے، دنیا بھر کے خواہوں کی فیکٹری بننے کی بی بی بی نے مجھ سے سوال کیا ”کیا آپ خواہاں ہے تو اس لاکھ نئے خواب دیکھنے والے ۲۲ فروری کی رات اسے ایک فلم کے طور پر تصور کر سکتے ہے؟ (آسکر انعام کی رات) پیدا ہو چکے تھے۔“



سلم ڈاگ ملینٹر کی آسکر میں کامیابی نے امریکی عوامی کلپر میں پیغمراج اور حوصلہ افزایی ایلات بیان پیش ہیں۔

سلم ڈاگ ملینٹر کے بارے میں:
کی موجودہ سفیر میرا شنکر کے ساتھ ۱۹۹۰ کی دہائی میں واشنگٹن ڈی سی میں کام کر رکھے ہیں۔ سفیر میرا شنکر نے ایک اٹرو یو کے دوران مذاقا کہا ”ہم نہیں چانتے تھے کہ وکاس کے اندر اس طرح کی پوشیدہ صلاحیت موجود ہے۔“

اتھاڈل کافرنس میں امریکہ ہند تجارتی کو نسل (یو ایس آئی بی بی) کے اعزازیانت

سروپ کی تقریبی پیچی کو کسی ای اور اندر رکھنے کے توئی کو بہت پسند آئی۔ توئی نے اسے غیر معمولی قرار دیا۔ اور یہ تسلیم کیا کہ اس تقریب کے بعد انہوں نے پہنچنے اپنے کمرے میں

وکاس کی طرح جو لئے کی کوش

کے پہنچنے اپنے کمرے میں

